مسجد بیت العافیت کی تقریب افتتاح کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

بعد ازاں سات بجکر سات منٹ پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

حضورِانور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوّذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:

تمام معزز مہمانان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ ابھی جو آیات تلاوت کی گئی ہیں اس کی بنیاد پہ اور پھر بعض مقررین کے کہنے پہ کچھ نوٹس بنائے تھے لیکن میں مسٹر Stockburger صاحب کا شکرگزار ہوں جو پریسٹ ہیں انہوں نے میرا کام بہت آسان کر دیا اور بہت ساری باتیں جو امن کی اور مذہب کے بارہ میں مَیں نے کہنی تھیں وہ انہوں نے میری طرف سے کہہ دیں۔ اس کے لئے ان کا شکریہ۔

بہرحال یہ بڑی اچھی بات ہے کہ مختلف مذاہب ہونے کے باوجود اگر مختلف مذاہب آپس میں مِل جُل کر رہیں۔ اسی لئے قرآنِ کریم نے عیسائیوں کو بھی، یہودیوں کو بھی اہلِ کتاب کو مسلمانوں کی طرف سے یہ پیغام دیا، آنحضرت ﷺ کی طرف سے یہ پیغام دیا کہ آؤ ہم اُس بات پر مل کر کام کریں، اُس کلمہ پر ہم آکر اکٹھے ہو جائیں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے اور وہ مشترک کلمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

ایک اختلاف ان سے مَیں یہاں کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ ہندو ایک خدا کو نہیں مانتے۔ اصل میں ہندو بھی ultimately باوجود اپنے مختلف دیوتاؤں کے ایک خدا تک پہنچتے ہیں۔ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ تمام مذاہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے، مختلف قوموں کے لئے آئے مختلف زمانوں میں آئے اور اگر سب اللہ کی طرف سے آئے اور اُس خدا کی طرف سے آئے جو اس دنیا کو پیدا کرنے والا ہے، اس خدا کی طرف سے آئے جس نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا تو پھر پیغام بھی ایک ہونا چاہئے تھا اور وہ پیغام ایک ہی تھا کہ ایک خدا کی عبادت کرو اور اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ اور آپس میں محبت اور پیار اور بھائی چارہ سے رہو۔ اِسی لئے ہم جو حقیقی مسلمان ہیں وہ تمام انبیاء پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم اس بات پہ یقین رکھتے ہیں کہ تمام قوموں میں تمام مذاہب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء آئے، وہ فرستادے اور نیک لوگ آئے جنہوں نے مذہب کو قائم کیا۔ پس جب سب مذاہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے تو پھر اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تمہارا کوئی حق نہیں بنتا کہ ایک دوسرے سے جنگیں کرو، لڑائیاں کرو۔ ایک دوسرے سے اختلافات کرو۔ بلکہ اگر قرآنِ کریم کو غور سے پڑھیں تو وہاں جب جنگ کی اجازت آنحضرت ﷺ کو دی گئی تو وہ اجازت ایک لمبے عرصہ کی جو persecution مسلمانوں پر ہوئی جب آپؐ ہجرت کرکے مدینہ چلے گئے اس کی وجہ سے دی گئی اور جو آیت قرآنِ کریم میں اس اجازت کے بارہ میں ہے اس میں بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ اگر تم نے ان ظالموں کے ہاتھوں کو نہ روکا تو پھر یہ ظلم بڑھتے چلے جائیں گے اس لئے ان کو سزا دینا ضروری ہے اور قرآنِ کریم میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ان کو سزا دینا اس لئے ضروری ہے کہ اگر ان کو نہ روکا گیا تو پھر نہ کوئی چرچ باقی رہے گا، نہ کوئی synagogue باقی رہے گا، نہ کوئی temple باقی رہے گا، نہ کوئی مسجد باقی رہے گی جہاں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے جہاں لوگ عبادت کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔

پس ایک حقیقی مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ جب وہ اپنی مسجد میں عبادت کرنے کے لئے آتا ہے اور جب وہ اپنی مسجد کی حفاظت کی خواہش رکھتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ چرچ کی بھی حفاظت کرے وہ یہودی synagogue کی بھی حفاظت کرے اور ان کے ساتھ بھی پیار اور محبت سے رہے اور یہی وہ تعلیم ہے جس پر اگر عمل ہو تو پھر محبت پیار اور بھائی چارہ پھیلتا ہے۔

ہمارے سامنے قرآنِ کریم کی تلاوت کی گئی جس میں خلاصہ یہی بیان کیا گیا کہ تم لوگوں کے حق ادا کرو۔ غریبوں کے حق ادا کرو۔ یتیموں کے حق ادا کرو۔ مسافروں کے حق ادا کرو اور ان کی مدد کرو۔ خدمتِ خلق کے کام کرو اور پھر یہ بھی اس میں بیان ہوا کہ نمازیں پڑھو اور زکوٰۃ دو۔ زکوٰۃ کا مطلب ہی یہ ہے کہ اپنے مالوں کو پاکیزہ کرو۔ اور مال پاکیزہ کس طرح ہوتا ہے؟ مال پاکیزہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے رستہ میں خدمتِ خلق کے کام میں خرچ کرنے سے ہوتا ہے۔ پس یہ حقیقی مسلمان تو اس بات پر یقین رکھتے ہیں اور ہم احمدی اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پر عمل کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ جہاں احمدی مسلمان پوری دنیا میں تبلیغ کرتے ہیں، اسلام کا پیغام پہنچاتے ہیں وہاں خدمتِ خلق کے کام بھی کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے سکول اور ہمارے کالج اور ہمارے ہسپتال جو دنیا کے مختلف غریب ملکوں میں، افریقہ کے ملکوں میں یا ایشیا کے غریب ملکوں میں قائم ہیں۔ اس لئے کہ انسانیت کی خدمت کریں اور بغیر کسی امتیاز کے خدمت کرتے ہیں۔ ہمارے ہسپتالوں کے نوّے فیصد مریض عیسائیوں میں سے ہیں۔ ہمارے سکولوں کے طلباء میں سے نوّے فیصد طالبِ علم عیسائیوں میں سے ہیں یا لامذہبوں میں سے ہیں یا دوسرے مذاہب میں سے ہیں۔ اور جو اُن میں سے ذہین ہیں اُن کو ہم بغیر کسی امتیاز کے وظیفے بھی دیتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ ایک انسان کا حق ہے کہ اگر بعض حالات کی وجہ سے وہ بعض چیزوں سے محروم کیا گیا ہے تو جس حد تک اس کی مدد ہو سکتی ہے اُس کی محرومیت کو ختم کیا جائے اور یہی انسانیت کی خدمت ہے۔

یہاں مسجد کا ذکر ہو رہا ہے مسجد عبادت کے لئے بنائی جاتی ہے لیکن قرآنِ کریم میں یہ بھی ذکر ہے کہ تمہاری یہ نمازیں تمہارے لئے ہلاکت کا باعث بن جائیں گی۔ کیوں ہلاکت کا باعث بن جائیں گی؟ ایک طرف اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میری عبادت کرو دوسری طرف کہتا ہے کہ تمہاری عبادت جو ہے، تمہاری نمازیں جو ہیں مَیں تمہارے منہ پر ماروں گا، یہ تم پر الٹا دی جائیں گی کیونکہ تم غریبوں کا خیال نہیں رکھتے۔ تم یتیموں کا خیال نہیں رکھتے۔ تم ملک میں فساد پیدا کرنے والے ہو اس لئے تمہاری نمازیں قبول نہیں ہوں گی۔ پس ایک حقیقی مسلمان یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ کسی قسم کا فتنہ اور فساد اس کی طرف منسوب ہو سکتا ہے یا کسی قسم کے فتنہ اور فساد کرنے کا اسے خیال آ سکتا ہے۔

ابھی جب مسجد کے افتتاح کے لئے میں گیا تو آپ کے ایک نیشنل ٹی وی چینل نے مجھ سے سوال کیا کہ کیوں اس چھوٹے سے شہر میں آپ مسجد بنانا چاہتے ہیں۔ میں نے اس کو یہی جواب دیا تھا کہ یہاں احمدی رہتے ہیں یہاں عیسائی بھی رہتے ہیں یہاں یہودی بھی رہتے ہیں دوسرے مذاہب کے لوگ بھی رہتے ہوں گے۔ انہوں نے بتایا کہ یہاں 120 قومیں رہتی ہیں۔ تو ہر ایک نے اپنے مذہب کے مطابق عبادت کے لئے اپنی اپنی عبادتگاہیں بنائی ہوئی ہیں۔ پس احمدی مسلمانوں کو بھی ایک عبادتگاہ کی ضرورت تھی جو ہم نے بنائی تا کہ اللہ کی عبادت بھی کریں اور انسانیت کی خدمت کے کام مزید بہتر رنگ میں اور پلاننگ سے کر سکیں اور یہی ہمارا مقصد ہے اور اسی لئے ہم ہر جگہ دنیا میں مساجد بھی بناتے ہیں اور حقیقی اسلام کا پیغام بھی پہنچاتے ہیں۔

یہ جگہ ایک زمانہ میں ایک مارکیٹ تھی۔ آج اس کو مسجد میں convert کر دیا گیا۔ اسی طرح جرمنی کے ایک اور شہر میں (میں نام بھول رہا ہوں) ایک جگہ پہلے ایک مارکیٹ تھی بعد میں اس کو مسجد میں بدل دیا گیا۔ وہاں بھی ان کو یہ کہا تھا کہ ایک مارکیٹ تھی جہاں لوگ آتے تھے اور مادی چیزیں خریدتے تھے اب یہ جگہ مسجد میں تبدیل کر دی گئی ہے تا کہ یہاں وہ لوگ آئیں جو روحانی چیز خریدنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام سننے والے ہوں اور پھر اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنے کے لئے منصوبہ بندی کرنے والے ہوں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ مسجد بن گئی تو مسلمان اکٹھے ہو کر پتا نہیں کیا منصوبہ بندی کریں گے۔ کس طرح شہر کے دوسرے مذاہب کے لوگوں کو نقصان پہنچائیں گے۔ یہ بڑا غلط تصوّر ہے۔ جماعت احمدیہ جہاں جاتی ہے مساجد بناتی ہے وہاں جو ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ کا نعرہ ہے اس نعرہ کو پہلے سے بڑھ کر زور سے لگاتی ہے اور دنیا کو بتاتی ہے، ہمسایوں کو بتاتی ہے کہ اصل چیز یہ ہے جو ایک مذہب کے ماننے والے کا کام ہے۔ مذاہب فتنے پیدا کرنے کے لئے نہیں آئے۔ مذاہب کے بانی اور ہر نبی محبت اور پیار پھیلانے کے لئے آئے تھے۔ اس خدا کی طرف سے آئے تھے جو اپنی مخلوق سے محبت کرتا ہے۔

پس جماعت احمدیہ کا یہ پیغام ہے اور آپ لوگوں کو بھی مَیں یہ پیغام دیتا ہوں۔ ہمارے ہمسائے اب دیکھیں گے کہ یہاں اس عمارت کو جو مارکیٹ سے مسجد میں تبدیل کیا گیا ہے تو اس مسجد سے جہاں خود عبادت کرنے والے روحانی فائدہ اٹھائیں گے وہاں عبادت کرنے کے لئے آنے والے لوگ اپنے اردگرد کے ماحول میں محبت اور پیار بھی بانٹیں گے۔ پہلی مارکیٹ میں آپ رقم دے کر چیزیں خریدتے تھے لیکن یہاں بغیر کچھ خرچ کئے آپ کو محبت اور پیار کے نمونے ملیں گے، محبت اور پیار کے تحفے ملیں گے۔ پہلے آپ اپنی جیب میں سے خرچ کر کے ایک مادی چیز خریدتے تھے اب یہاں وہ لوگ جو اس مسجد میں عبادت کرتے ہیں اپنی جیب سے خرچ کر کے اپنے ہمسایوں کے لئے محبت اور پیار بانٹیں گے اور یہی ایک اسلامی حقیقی تعلیم کا نمونہ ہے اور یہی احمدیوں کو یہاں دکھانا چاہئے۔ اگر یہ نمونہ نہیں دکھائیں گے تو وہ احمدی مسلمان کہلانے کے قابل نہیں۔ اور اب اس مسجد کے بعد احمدی مسلمانوں کی پہلے سے بڑھ کر ذمہ داری ہو گی کہ اپنے ہمسایوں کا خیال رکھیں۔ اُن کی تکلیفوں کا خیال رکھیں اور کسی بھی قسم کی نہ روحانی، نہ مادی تکلیف ان کو پہنچائیں۔ اور جب یہ ہو گا تو تب ہی اس مسجد کے اس نام ’’عافیت‘‘ کا بھی پاس کرنے والے ہوں گے اور اس کا اظہار کرنے والے ہوں گے۔ عافیت اللہ تعالیٰ کا بھی ایک نام ہے ایک صفت ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی عافیت میں انسان آتا ہے تو ہر شر سے محفوظ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں یہ بھی فرمایا کہ میں اپنے بندوں کو یہ کہتا ہوں کہ جو میری صفات ہیں ان کو تم اپنی اپنی استعداد کے مطابق اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ کی

صفت عافیت ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ ہم احمدی جو اس علاقہ میں رہتے ہیں اس شہر کے ہر باسی اور خاص طور پر ہمسایوں کو اپنی طرف سے جس حد تک عافیت میں رکھ سکتے ہیں، حفاظت میں رکھ سکتے ہیں، ان کی حفاظت کریں اور کبھی بھی ہمارے سے ان کو کوئی شر نہ پہنچے۔

مجھے امید ہے کہ اگر یہ کام کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ جن لوگوں کے دلوں میں کچھ تحفظات ہیں گو کہ یہ کہا جاتا ہے کہ ان لوگوں نے تعاون کیا ہمسایوں نے بھی تعاون کیا لیکن یہ بھی مجھے بتایا گیا ہے کہ بہت سے لوگ اس شہر کے جو جماعت احمدیہ کو اُس طرح نہیں جانتے جس طرح باقی شہروں میں تعارف ہے تو اس مسجد کے بننے سے یہ تعارف مزید بڑھے گا۔

لارڈ میئر کی جو قائم مقام محترمہ ہیں انہوں نے اظہار کیا کہ مسجد کی مثال ہیرے کی ہے اور یہ ہیرا یقیناً ہے لیکن اگر احمدی مسلمان اس ہیرے کی پہچان کروانے والے ہوں گے تب ہی ہیرا نظر آئے گا۔ اگر اپنے ہمسایوں کے حقوق ادا نہیں کریں گے اگر اپنے شہر میں فتنہ اور فساد پیدا کرنے والے ہوں گے تو لوگ کہیں گے کہ جس کو ہم ہیرا سمجھے تھے یہ تو جعلی چیز نکلی۔ پس اس مسجد کے بننے سے ہماری ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ جہاں میں آپ مہمان لوگوں کو کہوں گا کہ آپ بے فکر رہیں۔ آپ کو انشاء اللہ تعالیٰ کسی قسم کی تکلیف احمدی مسلمانوں سے نہیں پہنچے گی بلکہ مسجد ایک امن اور سلامتی پیار اور محبت کا **symbol** بن کے ابھرے گی۔ وہاں احمدیوں سے بھی میں کہتا ہوں کہ پہلے سے بڑھ کر قرآنی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے اپنے ہمسایوں کے حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اور ہمسایوں کے حقوق بہت وسیع ہیں۔ اس حد تک وسیع ہیں کہ بانی اسلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس حد تک ہمسایوں کے حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ایک وقت میں مَیں سمجھا تھا کہ وراثت میں بھی ہمسائے کا حق شامل کر لیا جائے گا۔ پس اسلام میں ہمسائے کی یہ اہمیت ہے۔ جب یہ اہمیت ہو تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم سے کسی کو تکلیف پہنچے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم ہمسایوں کی تکلیفوں کو دور کرنے کے لئے ہیں۔ دوسرے مذاہب کے ساتھ مل جُل کر کام کرنے کے لئے ہیں اور ہماری طرف سے کوئی خوف اور کسی قسم کے شر کی امید نہیں رکھنی چاہئے کہ شاید یہ بھی باقی مسلمانوں کی طرح نہ ہوں کیونکہ مسلمان آجکل بدنام ہیں۔

ایک مقرر نے بہت ساری مثالیں دیں۔ بیلجیم کے ظلم کی، قتل کی مثال دی۔ سٹاک ہالم میں حملہ کی اور لندن میں حملہ کی مثال دی۔ لیکن یہی چیزیں بعض مسلمان اپنے ملکوں میں بھی کر رہے ہیں۔ مسلمان مسلمان کو بھی قتل کر رہے ہیں۔ تو یہ نہیں کہ مسلمان صرف غیر مسلموں کو قتل کرنا چاہتے ہیں بلکہ یہ لوگ اسلام کے نام پر اپنے ذاتی مفادات حاصل کرنے کے لئے جو بھی سامنے آتا ہے جو بھی ان سے اختلاف کرنے والا ہے اُس کو قتل کرتے ہیں اس لئے بیشمار مسلمان، مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہو رہے ہیں۔ پس آج اگر دنیا کو ضرورت ہے تو پیار اور محبت اور بھائی چارہ کی ضرورت ہے۔ اُس نعرہ کی ضرورت ہے جو ہم لگاتے ہیں کہ ”محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں“۔ اور یہی وہ نعرہ ہے کہ اگر ہم اس کو سمجھ سکیں تو پھر مسلمان مسلمان کے بھی حق ادا کرے گا اور دوسرے مذاہب والوں کے بھی حق ادا کرے گا اور اصل بنیاد یہ ہے جو بانی اسلام نے کہا کہ میرے آنے کے مقصد دو ہیں جس کی وجہ سے میں اپنی جماعت قائم کرتا ہوں۔ ایک یہ کہ بندے کو یہ بتاؤں کہ ایک خدا ہے اور تم اس خدا کو مانو اور اس کی عبادت کا حق ادا کرو۔ جس طریقے سے بھی کر سکتے ہو اس کے قریب آؤ۔ دوسرے یہ کہ ایک انسان دوسرے انسان کے حقوق پہچانے، قطع نظر اس کے کہ کوئی عیسائی ہے یہودی ہے ہندو ہے یا کسی اور مذہب کا ہے یا مسلمان ہے۔ ہر انسان کے حقوق ہیں اور ایک انسان کو قطع نظر اس کے مذہب کے اس کا حق ادا کرنا چاہئے اور جب بھی اسے خدمت کی ضرورت ہو اسے خدمت کرنی چاہئے۔

اللہ کرے کہ ہم احمدی اس شہر میں بھی اس بات پر عمل کرنے والے ہوں اور آپ لوگوں کی صحیح خدمت کرنے والے ہوں اور یہاں کے لوگ جن کے دل میں ذرا سے بھی تحفظات ہیں ان کے تحفظات دور ہوں اور وہ سمجھیں کہ احمدی مسلمان حقیقت میں پیار، محبت اور بھائی چارہ کے **symbol** ہیں۔ شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بج کر **27** منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی۔

اس کے بعد اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔

بعض مہمان باری باری آ کر حضور انور سے ملاقات کرتے رہے، حضور انور مہمانوں سے گفتگو فرماتے۔